کتاب نما

آنحضور ؐ کے نقشِ قدم پر عبدالرحمن عبد۔ ناشر جنگ پبلشرز لاہور۔ صفحات اول ۱۴۴، دوم ۱۵۶، سوم ۱۶۰، چہارم ۱۵۶۔ قیمت فی حصہ ۱۵۰ روپے مجموعی ۶۰۰ روپے۔

عبدالرحمن عبد کی "دیرینہ خواہش" تھی کہ "محبت کی بارگاہ کے وہ مقدس مقامات" دیکھے جائیں "جہاں جہاں سے وہ گزرے، جہاں جہاں ٹھہرے"۔ سعودی حکومت نے پاکستانی کالجوں کے عربی اساتذہ کو تدریسِ عربی کی تعلیم کے لیے دو سالہ وظیفے پر بلانے کا سلسلہ شروع کیا تھا تو ۱۹۷۸ میں انھیں بھی نجد و حجاز جانے کا موقع ملا، اس طرح ان کی دیرینہ خواہش پوری ہونے کا سامان ہو گیا۔

عبدالرحمن عبد نے اپنے پہلے ہی سفر میں طے کر لیا تھا کہ وہ عربی زبان کی تعلیم و تحصیل تک محدود نہیں رہیں گے، بلکہ اپنے زمانہ قیام کو مقاماتِ نبوی ؐ کے تفصیلی مطالعے و مشاہدے کا ذریعہ بنائیں گے۔ چنانچہ "آنحضور ؐ کے نقشِ قدم" پر چلتے ہوئے انھوں نے باقاعدہ ایک پروگرام کے تحت مدینۃ النبی ؐ، مسجدِ نبوی، مسجد قبا، مقام بدر، جبل احد، مرقد سیدہ آمنہ، خیبر، مدائن صالح، تبوک، حدیبیہ، مکہ معظمہ، حرم پاک، غار حرا، جبل ثور، طائف، منیٰ، جبل رحمت، عرفات وغیرہ کی تفصیلی بات کی۔

زیرِ نظر کتاب، جسے چار حصوں میں چار مختلف ناموں (حرم نبوی، حرم مدینہ، حرم مکہ، حرم عرفات) سے شائع کیا گیا ہے مصنف کے اسی مطالعاتی اور جذباتی دورے کا حاصل ہے۔

مصنف اس دورے پر، ایک طالب علم بن کر گئے، مگر پوری تیاری کے ساتھ۔۔۔ مقامات نجد و حجاز پر اردو، عربی اور انگریزی میں معروف اور اہم کتابوں کا مطالعہ کیا، نوٹس لیے بلکہ بعض ضروری کتابیں اور معلوماتی لوازمہ (سامان خورونوش کی طرح) ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتے۔ بالعموم انھوں نے ہر مقام کی اجتماعی زیارت کی۔ ان کے ہم سفر رفقا میں حافظِ قرآن، علوم دینی کے فاضل، تاریخ و سیرت نبوی ؐ پر گہری نظر رکھنے والے، اور عربی زبان ادب کے ماہر شامل تھے، چنانچہ یہ سب لوگ ایک ایک مقام کو بڑی محبت و چاہت کے ساتھ دیکھتے ہیں، اپنی اپنی معلومات و مطالعے سے ساتھیوں کو آگاہ کرتے ہیں، قرآن و حدیث اور سیرت نبوی ؐ کے حوالے سامنے لاتے ہیں اور مستشرقین کی تحقیق پر رائے زنی

کرتے ہیں۔ اس طرح کتاب کا بیانیہ زیادہ تر گفتگوؤں' مکالموں اور تبادلہ خیالات کے حوالے سے آگے بڑھتا ہے۔ جہاں کوئی کمی رہ جاتی ہے 'مصنف اپنے مطالعہ و تحقیق' حوالوں اور اقتباسات سے اسے پورا کر دیتے ہیں۔ یہ اسلوب نیا تو نہیں 'لیکن دیار حبیب ؐ کے اس سفرنامے میں پہلی دفعہ اتنی مہارت سے اختیار کیا گیا ہے کہ اس کی دل کشی و دل آویزی میں چار چاند لگ گئے ہیں۔ قاری بھی خود کو مصنف اور ان کے رفقا کا ہم سفر محسوس کرنے لگتا ہے۔ یوں ان کی کوشش رہی ہے کہ وہ زیر زیارت مقام کے بارے میں 'موجود و دستیاب ممکنہ تفصیل اور معلومات' سامنے لے آئیں تاکہ "عہدِ رسالت کے اوراقِ گم گشتہ' زندہ و متحرک تصاویر میں بدل جائیں" (ا' ص ۵۷)۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب رہے ہیں۔

اندازہ ہوتا ہے کہ مصنف نے اپنی یادداشتوں کی بنیاد پر کتاب کو حتمی صورت دینے سے پہلے' مختلف مقامات و روایات کے سلسلے میں خاصی تحقیق و تفتیش کی ہے' چنانچہ کتاب کا ہر باب اور ہر موضوع وسیع تر ماخذ اور حوالوں سے معمور نظر آتا ہے اور مصنف اس کی تمام جزئیات اور تفاصیل فراہم کرتے ہیں۔ مثلاً حرم شریف کی عمارت کا ذکر آیا تو بتاتے ہیں کہ عثمانی تعمیر کا رقبہ ۲۹ ہزار مربع میٹر تھا' جو اب نئی تعمیر سے 'پانچ گنا سے بھی بڑھ کر ۱۶۰ ہزار مربع میٹر ہو گیا۔ عثمانی حصے میں ۱۵۱ گول ستون سنگ مرمر کے ہیں جن کا قطر نصف میٹر کے لگ بھگ ہے۔ ۲۰۶ ہشت پہلو ستون 'حجر شمیسی سے بنائے گئے ہیں' اور ۵۷ ستون کنکریٹ سے (۳' ص ۵۱)۔ میناروں کا ذکر آیا تو ان کی تعداد' بلندی' محیط' بالکونیوں اور چوٹی کے سنہرے ہلال تک کی تفصیل بیان کر دی۔ زمزم کا ذکر آیا تو جملہ متعلقہ روایات و معلومات کے ساتھ یہ تک بتا دیا کہ چاہ زمزم کے قرب و جوار میں پینے کے لیے ساڑھے چار سو ٹونٹیاں لگی ہیں۔ غلاف کعبہ کے تذکرے میں' اس کی کئی صدیوں پر محیط پوری تاریخ بیان کر دی (۲' ص ۲۱)۔

کتابی اور مشاہداتی معلومات 'کتاب میں شامل بہت سی تصاویر اور نقشوں کی مدد سے واضح ہو کر سامنے آتی ہیں۔ توضیح و تصریح کے لیے بھی وہ تقابل کا پیرایہ اختیار کرتے ہیں: "بیت اللہ شریف کے ستون بھاری بھرکم اور عالی ہیں 'یعنی عظمت و ہیبت کا تاثر دیتے ہیں۔ اس کے برعکس مسجد نبوی ؐ کے یہ ستون (کل ۳۷۴ ستون) دیکھ کر نرمی اور ملاحت کا احساس ہوتا ہے۔ یہ صرف ایک فٹ قطر کے اکہرے سفید' پتلے اور چمکیلے ستون ہیں۔ اوپر محرابوں پر طلائی نقش و نگار کا اتنا نفیس کام کیا گیا ہے کہ ماہرین کی صناعی دل پر نقش ہو جاتی ہے اور یوں لگتا ہے کہ حسن بے نقاب ہو گیا ہے" (ا' ص ۷۶)۔ گنبدِ خضرا کے تذکرے میں اس کی تعمیر و بناوٹ کی جزئیات اور نزاکتوں کے ساتھ اس کے رنگ کے

بارے میں بتایا کہ گنبد کا سبز رنگ ڈیڑھ سو سال سے ہے۔ ترک سلطان عبدالمجید نے مسجد کی تعمیر جدید بہت وسیع پیمانے پر کرائی تھی۔ اس نے ۱۸۳۷ میں اس مقدس گنبد کا رنگ سبز کرایا' اور یہ گنبد خضرا کہلایا۔ اس سے پہلے سفید رنگ تھا۔ کچھ عرصہ نیلا رنگ بھی رہا اور اس رعایت سے یہ گنبد بیضا اور گنبد زرقا کہلاتا رہا۔ اب گنبد خضرا ہے (۱' ص ۷۸)۔

کتاب میں جدید سعودی مملکت' اس کے بڑے شہروں' خصوصاً جدہ اور ریاض کی تعمیر جدید (مع ان کی قدیم تاریخ) اور بعض اداروں جامعہ ام القریٰ' جامعہ ریاض اور مدینہ یونی ورسٹی کے بارے میں بھی مفید اور دلچسپ معلومات ملتی ہیں۔ مثلاً یہ کہ مولانا مودودی ؒ نے شاہ سعود کی دعوت پر مدینے کی مجوزہ اسلامی یونی ورسٹی کے بارے میں ایک مفصل سکیم پیش کی۔ مقامی علما کا اصرار تھا کہ یونی ورسٹی میں صرف حنبلی فقہ پڑھائی جائے' لیکن مولانا مودودی ؒ کی تجویز تھی کہ مستقبل کے علما میں اجتہادی ذوق اور نظر پیدا کرنے کے لیے' چاروں فقہی مذاہب کو دلائل کے ساتھ پڑھایا جائے۔ معاملہ کلیدی نوعیت کا تھا اس لیے رائے شماری کی نوبت آگئی اور ۱۲ کے مقابلے میں مولانا مودودی ؒ کی تجویز ۱۸ کی کثرت رائے سے منظور ہوئی (۲' ص ۳۱)۔

مصنف' جامعہ ریاض کے زمانہ طالب علمی کو اپنی "زندگی کے روشن ترین ایام" شمار کرتے ہیں' اور کیوں نہ ہو' اس زمانے میں انھوں نے نہ صرف "آسمان علم و فضل کے نجوم العلوم" اپنے اساتذہ سے کسب فیض کیا' بلکہ "آنحضور ؐ کے نقش قدم پر" چلتے' سفر کرتے ہوئے' ماحصل کے طور پر انھیں زیر نظر کتاب تالیف کرنے کی توفیق میسر ہوئی۔ ایں سعادت بزور بازو نیست۔

یہ کتاب مقامات نبوی ؐ کا سفرنامہ ہے اور ان کی تاریخ بھی۔ اسے سیرت پاک ؐ کا ایک دل کش اور مستند مرقع بھی کہہ سکتے ہیں جسے ایک پُرجوش زائر نے آپ ؐ سے والہانہ عقیدت و شیفتگی کے ساتھ قلم بند کیا ہے۔ مصنف نے بیانیے کو زیادہ مفصل' واضح اور موثر بنانے کے لیے قرآن' حدیث' سیرت' تاریخ' عربی ادب' قدیم و جدید مشرقی و مغربی مصنفین کی تحقیقات اور کلام اقبال کا سہارا لیا ہے۔ نبی کریم ؐ سے اظہارِ عقیدت کا یہ ایک انوکھا انداز ہے۔ اردو میں حج کے سیکڑوں سفرنامے لکھے گئے اور سیرت نبی ؐ کا ایک وسیع و عظیم ذخیرہ بھی موجود ہے' لیکن ایک قلبی والہانہ جذبے سے سرشار ہو کر لکھی ہوئی یہ روداد' اور انتہائی محنت و جانکاہی کے ساتھ مرتب کی ہوئی یہ تاریخ' اردو سفرناموں اور کتبِ سیر میں' ایک منفرد کتاب کے طور پر یادگار رہے گی۔ (رفیع الدین ہاشمی)

حُسنِ تفسیر: ڈاکٹر نصیر احمد ناصر۔ ناشر: فیروز سنز لاہور۔ صفحات: جلد اول ۹۳۴' دوم ۶۷۷۔